Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۹ ... رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ ۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۸ شہادت سنہ ۱۳۵۵ ہش ۔ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۷۶ء ۔ نمبر ۹۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ رشہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :۔

کل شدید بے چینی اور ضعف کی تکلیف رہی ۔ انفیکشن بھی ابھی تک ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کے نہایت قیمتی اور بابرکت وجود کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ لاہور کا ایک اہم جلسہ

۲ رمئی بروز اتوار نو بجے صبح دار الذکر لاہور میں جماعتِ احمدیہ لاہور کا ایک اہم جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خطاب فرمائیں گے۔

شہر و مضافاتِ لاہور کے جملہ احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

(چوہدری) حمید نصر اللہ خاں
امیر جماعتِ احمدیہ لاہور

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

آپؐ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب دُنیا حق و حقیقت اور توحید سے خالی ہو گئی تھی

"آپؐ کا زمانہ ایسا زمانہ تھا کہ دُنیا میں تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ ظھر الفساد فی البرّ و البحر۔۔۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو پیدا کیا تا تاریکی کو دُور کریں۔ ایسے پُرفتن زمانہ میں (کہ چاروں طرف فسق و فجور کی ترقی تھی اور شرک و دہریت کا زور تھا نہ اعتقاد ہی درست تھے اور نہ اعمالِ صالحہ، اور نہ اخلاق ہی باقی رہے تھے) آپؐ کا پیدا ہونا بجائے خود آپؐ کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کاش کوئی اِس پر غور کرے عقلمند اور سلیم الفطرت انسان ایسے وقت پر آنے والے مصلح کی تکذیب کے لئے کبھی جلدی نہیں کر سکتا۔ اور کم از کم اس کو اتنا تو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت پر آیا ہے۔ وبا طاعون اور ہیضہ کی شدّت کے وقت اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ مَیں ان کے علاج کے لئے آیا ہوں تو کیا اِس قدر تسلیم کرنا نہیں پڑے گا کہ یہ شخص ضرورت کے وقت پر آیا ہے؟ بے شک ماننا پڑے گا۔ اسی طرح پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیّت کے لئے پہلی دلیل یہی ہے کہ آپؐ جس وقت تشریف لائے وہ وقت چاہتا تھا کہ مَردے از غیب بیرون آید و کارے بکند۔ اسی کی طرف قرآن کریم نے اِس آیت میں اشارہ کیا ہے بالحق انزلناہ و بالحق نزل۔

پس یاد رکھو کہ مامور من اللہ کی شناخت کی پہلی دلیل یہی ہوتی ہے کہ اس وقت اور موقع پر نگاہ کی جاوے کہ کیا اس وقت کسی مردِ آسمانی کے آنے کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟

(ملفوظات جلد سوم صہ ۱۵۱، صہ ۱۵۲)

زمیندارہ جماعتوں کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد

"خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں۔۔۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۷۶ء)

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۸ شہادت ۱۳۵۵ھش
۲۸ اپریل ۱۹۷۶ء

دہریت اور اباحت کا پہلا زینہ

جب لوگ خدا سے غافل ہو کر دنیا میں ہمہ تن محو ہو جاتے ہیں تو اُن میں دینداری یکسر مفقود ہو جاتی ہے اور وہ ہوا و ہوس کے بندے بن کر رہ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر کبھی دین کا خیال آئے بھی تو وہ تزکیۂ نفس کے لئے مجاہدہ کرنے اور محنت مشقت کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ اُلٹا چاہتے یہ ہیں کہ کوئی اللہ کا بندہ طلسماتی پھونک مار کر چشمِ زدن میں انہیں بُرائیوں سے پاک کر دے۔ یہ محض ان کی خوش فہمی اور خام خیالی ہوتی ہے۔ اس کا حقیقت سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھی انتہائی مجاہدہ کئے اور مشقت اُٹھائے بغیر اُس کو نہیں پا سکتا اور اُس کا مقرب نہیں بن سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۞

(الانشقاق آیت ۷)

ترجمہ:- اے انسان! تو اپنے رب کی طرف پُورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اُس سے ملنے والا ہے۔

اس کے باوجود ہر مامور من اللہ سے دنیادار لوگ یہی مطالبہ کرتے رہے کہ وہ ایک نگاہ ڈال کر یا پھونک مار کر انہیں پاک صاف بنا دے۔ اور ہر مامور من اللہ یہی جواب دیتا رہا کہ خدا تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسے سب قدرت اور طاقت حاصل ہے لیکن تزکیۂ نفس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہی قانون مقرر کیا ہے کہ انسان پُورا پُورا مجاہدہ کرے، خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگے اور ساتھ کے ساتھ صحبتِ صالحین سے استفادہ کرے۔ اگر وہ صدقِ نیت سے صحبتِ صادقین اختیار کرے گا تو اس کے نتیجہ میں اسے مجاہدہ اور دعا کی توفیق ملتی چلی جائے گی اور پھر خود صادقوں کی دعائیں بھی اُس کے حق میں قبول ہو کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے کا موجب ثابت ہوں گی اور اس طرح تزکیۂ نفس کی دولت سے مالا مال ہونے کے نتیجہ میں اس کی کایا پلٹ جائے گی۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تو اس زمانہ کے بگڑے ہوئے لوگوں نے آپ سے یہی مطالبہ کیا کہ آپ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو ایک نظر میں ہی ان کا تزکیہ کر دیں۔ آپ نے انہیں وہی جواب دیا جو قبل ازیں دیگر مامورینِ الٰہی اس قسم کے سوال کا جواب دیتے رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"اسلام نے وہ خدا پیش کیا ہے جو اپنی قدرتوں اور طاقتوں میں بے نظیر اور لاشریک خدا ہے۔ مگر ہاں اُس کا قانون یہی ہے کہ ہر ایک کام ایک ترتیب اور تدریج سے ہوتا ہے اس لئے صبر اور حُسنِ ظن سے کام نہ لیا جائے تو کامیابی مشکل ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا (اور اُس نے کہا) کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر آسمان پر پہنچا دیتے تھے۔ مَیں نے کہا کہ تم غلطی کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے۔ اگر ایک مکان میں فرش کرنے لگو تو پہلے ضروری ہوگا کہ اس میں کوئی حصہ قابلِ مرمت ہو تو اُس کی مرمت کرنی پڑے گی اور جہاں جہاں گندگی اور ناپاکی پڑی ہوئی ہوتی ہے اُس کو فینائل وغیرہ سے صاف کیا جاتا ہے۔ غرض بہت سی تدبیروں اور حیلوں کے بعد وہ اس قابل ہوگا کہ اُس میں فرش بچھایا جائے۔ اسی طرح ہر انسان کا دل اس سے پیشتر کہ خدا تعالیٰ کے رہنے کے قابل ہو وہ شیطان کا تخت ہے اور (وہ خود) سلطنتِ شیطان میں ہے۔ اب دوسری سلطنت کے لئے اس شیطانی سلطنت کا قلع قمع ضروری ہے"

(ملفوظات (مارچ ۱۹۰۱ء) جلد دوم صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹)

حضور علیہ السلام نے انسان کی اِس خواہش کو کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ پھونک سے ولی بنا دے اور وہ خود مجاہدہ کرنے، دعائیں مانگنے اور کمال صبر اور حسنِ ظن کے ساتھ صحبتِ صادقین اختیار کرنے سے بچا رہے، دہریت اور اباحت کا پہلا زینہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ ایسے لوگ بالآخر دہریت کی رَو میں بہہ جاتے ہیں اور اباحتی زندگی میں غرق ہو کر شیطان کے چیلے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا :-

"مَیں نے جس شخص کا ذکر کیا ہے کہ اُس نے مجھ سے کہا کہ پہلے بزرگ پھونک مار کر غوث قطب بنا دیتے تھے۔ مَیں نے اُس کو یہی کہا کہ یہ درست نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا قانون نہیں ہے۔ تم مجاہدہ کرو۔ تب خدا تعالیٰ اپنی راہیں تم پر کھولے گا۔ اُس نے کچھ توجہ نہ کی اور چلا گیا۔ ایک مُدّت کے بعد وہ پھر میرے پاس آیا تو اُس کو اُس پہلی حالت سے بھی ابتر پایا۔ غرض انسان کی بدقسمتی یہی ہے کہ وہ جلدی کا قانون تجویز کر لیتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ جلدی کچھ نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قانون میں تو تدریج اور ترتیب ہے، تو گھبرا اُٹھتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دہریہ ہو جاتا ہے۔ دہریت کا پہلا زینہ یہی ہے۔ مَیں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں کہ یا تو بڑے بڑے دعوے اور خواہش کرتے ہیں کہ یہ ہو جائیں اور وہ بن جائیں اور یا پھر آخر ارذل زندگی کو قبول کر لیتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۳)

الغرض تزکیۂ نفس اور تقرب الی اللہ کے لئے مجاہدہ، دُعا اور صحبتِ صادقین سے استفادہ ضروری ہے۔ مامورینِ الٰہی اسی لئے آتے ہیں کہ وہ اپنی قوتِ قدسیہ، دعاؤں اور توجہ خاص کے ذریعہ لوگوں میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق پیدا کر کے انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے، اُس سے درد و الحاح کیساتھ دعائیں مانگنے اور صحبتِ صادقین سے استفادہ کرنے کے قابل بنا دیں اور یہی وہ کارنامہ ہے جو اس زمانہ میں انجام دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دکھایا اور یہی وہ انقلاب ہے جو جماعت احمدیہ کی بے لوث اور انتھک تبلیغی مساعی کے ذریعہ دنیا کے کونہ کونہ میں رُونما ہو رہا ہے۔ یہ انقلاب نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ پُورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گا اور اسلام کے موعودہ غلبہ کو آشکار کر دکھائے گا ۞

اچھے اگر نہ زخم ہمارے ہُوئے تو کیا

اچھے اگر نہ زخم ہمارے ہوئے تو کیا
غمخوار بے قرار بچارے ہوئے تو کیا

نا آشنا کشاکشِ گرداب سے رہے
موجوں سے ہمکنار کنارے ہوئے تو کیا

جو تیرگی زمیں کے نشیبوں میں تھی سو ہے
روشن فرازِ چرخ پہ تارے ہوئے تو کیا

نا آشنائے مہدیٔ دَوراں رہی جو آنکھ
شمس و قمر کے اُس کو اشارے ہوئے تو کیا

ہر سمت تیرگی ہے اگر آنکھ وا نہ ہو
پیشِ نظر ہزار نظارے ہوئے تو کیا

ناہید لُٹ گئی جو متاعِ ہنر تمام
کچھ جیت بھی گئے کبھی ہارے ہوئے تو کیا

عبید اللہ علیم صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبر اسلام اور مذہبی رواداری

مکرم نصر اللہ خانصاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ

(۲)

۶۔ احترام آدمیت

اسلام نے دیگر قوموں کے مذہبی پیشواؤں بزرگوں کا احترام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور صرف اس پر بس نہیں بلکہ بحیثیت انسان ہر انسان کی عزت و احترام کا خیال رکھا اور اس کے جذبات کے احترام کی تلقین کی گئی۔ اسی طرح شرف انسانیت کو قائم کیا گیا۔ صرف اسی حد تک تعلیم نہیں دی کہ کسی بزرگ یا راہنما کے متعلق دل آزار کلمات نہ کہے جائیں بلکہ یہاں تک حکم دیا گیا کہ خدا تعالیٰ کے بالمقابل بنائے جانے والے شرکاء کو بھی گالی مت دو۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

(سورۃ انعام آیت ۱۰۹)

یعنی خدا تعالیٰ کے بالمقابل پکارے جانے والے جھوٹے خداؤں کو بھی برا بھلا نہ کہو ورنہ وہ بھی جہالت کے باعث اس خدا کو گالیاں دینے لگیں گے جسے تم مانتے ہو اور اس طرح تم خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے کا باعث بن جاؤ گے

پھر دوسروں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ تعلیم دی گئی کہ احسن رنگ میں پیغام حق دوسروں تک پہنچاؤ۔ فرمایا:۔

"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ"

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

یعنی تم اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ۔ اور پیغام حق پہنچانے کے لئے ایسا طریق اختیار کرو جو احسن ہو۔ مناسب حال بات ہو دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھا جائے اور کسی کی بھی دل آزاری نہ کی جائے۔

یہی احترام و شفقت کا سلوک سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ سے نظر آتا ہے۔ جبکہ آپ نے اپنے بدترین دشمنوں، خون کے پیاسوں اور وحشت و بربریت کا مظاہرہ کرنے والوں کے لئے معافی کا اعلان عام کرتے ہوئے فرمایا

اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

(سورۃ یوسف آیت ۹۳)

جاؤ تم آزاد ہو آج کے دن تم پر کوئی گرفت اور سرزنش نہیں ہے

یہ کیا ہی پیارا اسوہ ہے۔ ایک طرف مصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ وطن سے نکالا گیا۔ آپ کے جاں نثاروں کو شہید کیا گیا۔ اور دوسری طرف رحمت مجسم نے عفو عام کا اعلان کیا۔ دل میں شفقت و محبت کا سمندر موجزن تھا۔ کتنا حسین انتقام تھا یہ ظلم کا عفو سے انتقام

عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ السَّلَام

مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ

"ایک غزوہ میں مشرکین کے چند بچے لشکر کی لپیٹ میں آکر ہلاک ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ مشرکین ہی کے بچے تو تھے فرمایا مشرکین کے بچے بھی تمہاری طرح کے انسان ہیں اور بہترین انسان بننے کی فطری صلاحیتیں رکھتے ہیں دراصل ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن بعد میں اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی وغیرہ بنا دیتے ہیں۔

خبردار! بچوں کو قتل مت کرو۔ خبردار بچوں کو قتل مت کرو

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ بروایت حسن بن اسود بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۲۵)

اس احترام انسانیت کو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جس کی ایک جھلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے نظر آتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس محسن اعظم کے دل میں بلا لحاظ مذہب و ملت محبت و شفقت کے چشمے پھوٹ رہے تھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام آپ کے اس خلق عظیم کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید
کس نہ دیدہ در جہاں از مادرے

یعنی وہ رحم و شفقت جو خلق خدا نے آپ کے وجود مبارک سے پائی کسی نے اپنی حقیقی ماں سے بھی ایسی محبت و شفقت نہیں دیکھی۔

۷۔ اسلامی عدل و مساوات

اسلام نے مسلم اور غیر مسلم کی تفریق کے بغیر قانون کی نگاہ میں سب کو مساوی قرار دیا اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے کسی کے ساتھ کوئی رعایت برتنے یا زیادتی کرنے سے روکا۔ قرآن کریم نے عدل و انصاف کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔

(سورۃ مائدہ آیت ۹)

یعنی اے مومنو! چاہیئے کہ تم دنیا میں خدا کے لئے عدل و انصاف کو قائم کرو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش نہ آؤ بلکہ تمہیں چاہیئے کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا معاملہ کرو کیونکہ عدل و انصاف کرنا تقویٰ کا تقاضا ہے پس تم متقی بنو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اس دلکش قرآنی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انسانی مساوات کے عظیم الشان منشور نے اور بھی حسن بخشا اور آپ نے مکہ کی مقدس سرزمین میں اعلان فرمایا:۔

"قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فَاَعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَلَّغْتُ۔

(بخاری کتاب المناسک)

آپ نے فرمایا جس طرح تم حج کے دن حج کے مہینے اور حج کے مقدس مرکز کا احترام کرتے ہو۔ اسی طرح ہر انسان کی جان اس کے مال اور اس کی آبرو کا بھی احترام کرو کیونکہ اس کو بھی ویسی ہی شرعی حفاظت حاصل ہے جیسی کہ شرعی حفاظت اس مقدس دن اس مقدس مہینہ اور اس مقدس شہر کو دی گئی ہے۔ آپ نے یہ بار بار ارشاد فرمایا اور پھر سر اٹھایا اور فرمایا اے اللہ میں نے پیغام پہنچا دیا

یہ انسان کے بنیادی حقوق کا وہ عظیم الشان منشور ہے جس کی مثال دنیا کی کسی تہذیب کسی قوم اور مذہب و ملت نے پیش نہیں کی۔ اس عظیم اعلان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام انسانی حقوق کے تحفظ کو کتنی اہمیت دیتا ہے۔

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں اسلام کے اس پیش کردہ عدل و مساوات کی متعدد مثالیں نظر آتی ہیں اور اس طریق عمل کو خلفائے راشدین نے اپنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حضور نے قصاص کے طور پر اس مسلمان کے قتل کئے جانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا

"اَنَا اَحَقُّ مَنْ اَوْفٰى بِذِمَّتِهٖ"

(نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ جلد ۴)

یعنی ذمیوں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے (بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ)

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے زمانہ خلافت میں اسی قسم کا فیصلہ فرمایا (بحوالہ مذکورہ بالا)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے محصول مقرر تھے۔ نصف بٹائی کا معاہدہ تھا۔ فصل تیار ہونے پر حضرت عبد اللہ یہود کو کہتے یا تو تم نصف نصف کا اندازہ کر لو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے اس میں سے کوئی حصہ لینے کا حق دے دو یا پھر میں اندازہ کرتا ہوں اور تم کوئی سا حصہ لے لو۔ حضرت عبداللہؓ کی اس منصفانہ تجویز پر یہود بے اختیار پکار اٹھے "بھذا قامت السمٰوٰت والارض" (خدا کی قسم اس انصاف کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں)

(فتوح البلدان صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ مصر)

اس طرح حضرت عمرؓ نے ایک مسلمان کے بالمقابل یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو تو یہودی پکار اٹھا۔ واللہ قضیت بالحق۔ (خدا کی قسم آپ نے منصفانہ فیصلہ کیا ہے۔

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مقصد دوم صفحہ ۱۳ بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۲۷)

قرآن حکیم کی پاکیزہ تعلیمات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ کے خلفاء اور صحابہؓ نے ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیا اور اسلامی رواداری کا ثبوت دیا۔

۸۔ تمدنی اور سیاسی تعلقات

(۱) جذبات اور احساسات کا تعلق اخلاقی قدروں سے ہے ایک فاتح قوم عام طور پر اس کا خیال نہیں رکھتی کوئی قانون اور شرعی ضابطہ اسے پابند نہیں کرتا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ اپنے غلبہ اور حکومت کے زمانہ میں بھی غیر مسلموں کے احساسات کا بہت خیال رکھتے تھے۔

ایک مرتبہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس کی نازک حالت دیکھ کر اس کو تبلیغ کی۔ آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر وہ اپنے باپ کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھنے لگا باپ نے اجازت دے دی تو وہ مسلمان ہو گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک روح آگ کے عذاب سے نجات پا گئی۔

(بخاری ابواب الجنائز)

۲۔ جب شام کا ملک فتح ہوا تو سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے شہر میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے پاس سے ایک عیسائی کا جنازہ گزرا۔ دونوں تعظیماً کھڑے ہو گئے ایک اسوۂ رسولؐ سے نا آشنا مسلمان نے تعجب کیا اور کہا یہ ذمی کا جنازہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ غیر مسلموں کے جنازہ کو دیکھ کر بھی کھڑے ہو جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں ہے۔

(بخاری ابواب الجنائز من قام بجنازہ یہودی)

(۳) ایک دفعہ ایک یہودی سے آپؐ نے کچھ قرض لیا کچھ مدت کے بعد وہ یہودی قرض واپس لینے کے لئے آیا اور آپؐ سے سخت گستاخی کا رویہ اختیار کیا۔ صحابہؓ اس کی بیہودگی پر غصہ آیا لیکن آپؐ نے فرمایا:۔

"رہنے دو اس کو ایسا کہنے کا حق ہے۔ کیونکہ ہم نے اس کا قرض دینا ہے"۔

چنانچہ آپ نے قرض ادا فرما دیا۔ بعد میں وہ یہودی آپ کے یہ اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

(طبقات ابن سعد جز ثالث بحوالہ اسلام اور غیر مسلم [illegible])

۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے حضورؐ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور چربی پیش کی حضورؐ نے یہ دعوت قبول فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳)

۵۔ بنو نضیر میں سے مخیریق نامی یہودی نے مرتے وقت اپنے سات باغ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام ہبہ وصیت کئے جو حضورؐ نے قبول فرمائے

(روض الانف جلد ۲ بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۲۱)

۶۔ ایک دفعہ ایک ذمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ہوا۔ آپؐ نے اسے بکری کا دودھ دوہ کر دیا لیکن وہ سیر نہ ہوا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ دیا۔ لیکن پھر اس نے طلب کیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا آپؐ اس کی اس حرص پر مسکرا دئے لیکن مہمان سے کوئی بات نہ کہی۔

(ترمذی ابواب الاطعمۃ)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ مہمان نوازی میں آپ کے ہاں کسی مذہب و ملت کی کوئی تمیز نہ تھی۔

۷۔ خلفاء اور صحابہؓ کے بھی تمدنی اور سیاسی تعلقات اسی نوعیت کے تھے۔

قیصر روم ہرقل کی ملکہ اور حضرت فاروق اعظم خلیفہ ثانی کی زوجہ ام کلثوم کے آپس میں گہرے مراسم تھے وہ ایک دوسرے کو تحائف بھیجتیں۔

(الفاروق شبلی حصہ دوم بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۳۲)

۸۔ غیر مسلم رعایا کا حکومت کے نظم و نسق میں بھی دخل تھا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ تمدنی اور سیاسی تعلقات رواداری کی بنیاد پر تھے۔

حضرت عمرؓ حکومت کے نظم و نسق کے بارہ میں اہل الرائے ذمیوں سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ عراق کے بندوبست کے وقت آپ نے ذمی رئیسوں کو مدینہ میں طلب فرمایا۔ اسی طرح مصر کے نظم و نسق میں مقوقس سے جو وہاں کے باشندوں کا مذہبی پیشوا تھا آپ اکثر مشورہ لیتے تھے۔

(کتاب الخراج صفحہ ۲۱ بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۳۱)

حضرت معاویہؓ کے وقت میں ابن آثال نامی ایک عیسائی تھا۔ جو ان کا طبیب بھی تھا آپ نے اسے حمص کا گورنر بنایا تھا۔

(اسلام اور غیر مسلم رعایا صفحہ ۳۲)

جب حضرت عمرؓ کے عہد میں کوفہ کی بنیاد ڈالی گئی تو بیت المال اور ایوان حکومت کی تعمیر کا کام ایک نہایت ہی ہوشیار اور لائق مجوسی روزبہ کے سپرد کیا گیا۔ یہ شخص فنی تعمیر کا ماہر اور لائق قابل استاد تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس کا ایک معقول وظیفہ مستقل مقرر کیا ہوا تھا۔ (الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۳۱ بحوالہ طبری ذکر آبادی کوفہ)

اسی طرح حضرت عمرؓ نے ایک عیسائی ابو زبید نامی کو ایک جگہ کا عامل مقرر فرمایا تھا۔

(اصابہ جلد ۹ ذکر ابو زبید الطائی الشاعر)

یہ عظیم الشان مذہبی رواداری عدل و انصاف اور مساوات کی تعلیم صرف اسلام سے ہی تعلق رکھتی ہے۔ اسلام ملک کے باشندوں کو پوری آزادی دیتا ہے اور ہر قوم و ملت کے لوگوں سے حسن سلوک اور محبت کی تعلیم دیتا ہے جس سے امن و سلامتی کے جذبات تقویت پاتے ہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نمونہ اور خلفاء راشدین کا عملاً اس پر کاربند ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ تعلیمات محض کتابوں کی زینت نہیں بلکہ اسلامی نظام حکومت کا ایک ضروری اور عملی حصہ ہے۔ ا حکومت جو اسلام کی طرف منسوب ہوتی ہے صحیح اسلامی حکومت نہیں کہلا سکتی جب تک کہ وہ نظام قرآنی سنت اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار نہ ہو اسلام کا یہ دلکش پہلو شرف انسانی کو قائم کرتا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے امن و سلامتی کا خوشکن پیغام ہے۔

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ایک بڑی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ کان یامر اھلہ بالصلوٰۃ (مریم ع۴) یعنی وہ اپنے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے تاکہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں ہمیشہ قائم رہے اور ہمیشہ کے لئے نماز زکوٰۃ کا سلسلہ جاری رہے اور یہی ہر مومن کا کام ہے۔ اور اس کا فرض ہے کہ جہاں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت سے کبھی غافل نہ ہو وہاں وہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں بھی کرتا رہے اور خود ان کا معلم بنے اور انہیں اس قابل بنائے کہ وہ ہمیشہ اسلام کا جھنڈا اونچا رکھیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرتے رہیں"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۵)

حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں صاحب نصاب احباب اپنی زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد ارسال مرکز فرما دیں تاکہ وہ خدائے واحد کی حکومت کے قیام کی خاطر قربانی کرنے والوں میں شامل ہوں۔

ناظر بیت المال آمد ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت وقفِ عارضی میں ضرور حصہ لیں

یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ باوجود مخالفت اور شدید مخالفانہ پروپیگنڈا کے سعید رُوحیں الٰہی آواز پر لبیک کہہ کر سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو رہی ہیں اور نئی نسل بھی جوان ہو رہی ہے۔ اس طرح احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یہی وہ وقت اور مقام ہوتا ہے کہ جب تربیت و اصلاح کی ضرورت شدّت سے محسوس کی جاتی ہے۔ اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک وقفِ عارضی بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہی ہے اس لئے احباب جماعت وقفِ عارضی میں ضرور حصہ لیں۔ اِس بارے میں سیّدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ:-

"جماعت میں یہ رُوح ہونی چاہیئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے۔ استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم، زمیندار، تاجر اور پیشہ ور اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں میں اُن سب کو تحریک کرتا ہوں کہ ایک یا دو ماہ یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے دین کے لئے دیں۔ یہ بھی نفلی نیکی ہے اور میں اس کے لئے بھی کسی کو مجبور نہیں کرتا لیکن یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے اور ہر فرد کو آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے تحت اس میں لازمی حصہ لینا پڑے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر مارچ ۱۹۳۶ء، الفضل ۳۰ر نومبر ۱۹۷۱ء)
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ماہنامہ تحریک جدید

اپریل ۱۹۷۶ء کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے اس وقت تک تمام خریداروں کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملا ہو تو ہمیں فوری طور پر اطلاع دیں تا پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

باوجود یاد دہانی کرانے کے کچھ دوستوں نے پرچے کا چندہ تا حال ادا نہیں کیا۔ انہیں زیادہ خرچ کی وجہ سے پرچہ وی پی نہیں کیا گیا۔ لہٰذا ہم متعلقہ دوستوں سے تعاون کی امید رکھتے ہیں کہ جن دوستوں کا چندہ ختم ہو چکا ہوا ہے وہ چندہ کی ادائیگی لوکل جماعت کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر کر کے ہمیں اطلاع دیں۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

مکرم محمد یوسف صاحب پسر محمد یامین صاحب تاجر کتب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محمد یامین صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ 28/16 دارالرحمت وسطی الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارث بھی ہیں۔

(۱) حافظ مبین الحق شمس پسر (۲) محمد یوسف صاحب پسر۔ (۳) محمد صالح نور پسر۔ (۴) محمد کریم پسر۔ (۵) محمد لطیف پسر۔ (۶) امۃ اللہ بیگم دختر۔ (۷) امۃ الرحمٰن دختر۔ امۃ الرحیم دختر۔ (۹) امۃ الرشید دختر۔ (۱۰) امۃ السمیع دختر۔ (۱۱) امۃ النصیر دختر۔

قطعہ مذکور 28/16 واقع دارالرحمت وسطی ہم وارثان میں شرعی طور پر تقسیم کیا جاوے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

جلسہ سیرت مسیح موعودؑ

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے "یوم مسیح موعودؑ" کی تقریب پر جلسے منعقد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے:-

محمود آباد۔ محمد آباد۔ سانگھڑ۔ ساہیوال۔ نور نگر فارم۔ کریم نگر فارم۔ بھیرہ۔ چونڈہ۔ نواب شاہ۔ احمد نگر۔ جھوٹی کوٹلہ رحم شاہ۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ پیر محل۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مکرمی مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۲ اپریل بروز جمعہ جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں عزیزہ طیبہ جبیں بنت مکرم بابو محمد اقبال صاحب کے نکاح ہمراہ عزیز داؤد احمد صاحب ولد محمد اشرف صاحب آف سیالکوٹ حال کراچی بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ (ڈاکٹر محمد احسان سیکرٹری رشتہ ناطہ سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم غلام نبی صاحب بُک بائینڈر بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور کے جواں سال صاحبزادے محمد اکرم صاحب گلے میں خراش کی وجہ سے میو ہسپتال میں اپریشن کروانے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم محمد اکرم نہایت متواضع اور احمدیت کے سچے خادم تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بچے ایک لڑکی اور ایک لڑکا چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین (نصیر احمد الائیڈ میٹیک سٹور گنپت روڈ لاہور)

۲۔ محترمہ فردوس بیگم صاحبہ اہلیہ سید ظہور علی شاہ صاحب دختر سید محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور ۵۰ سال کی عمر میں مورخہ ۲۱ اپریل بروز بدھ وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کا جنازہ دوسرے دن ۲۲ اپریل کو ربوہ لایا اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ بڑی نیک، پابند صوم و صلوٰۃ خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال سمندری ضلع لائلپور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی محترم ڈاکٹر شریف احمد صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں اور گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر محمد صدیق قلعہ گوجر سنگھ لاہور)

۲۔ میری والدہ صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ابھی تک چلنے پھرنے کی قوت بحال نہیں ہوئی۔ علاج کیلئے کراچی گئی ہوئی ہیں احباب جماعت دردِ دل سے ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے خاص دعا فرمائیں۔
(بشریٰ طیبہ فیکٹری ایریا ربوہ)

۳۔ برخوردار حافظ برہان محمد خان ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اسے صحتِ کاملہ عاجلہ عطا کرے اور صحت و عافیت والی کامیاب و بامراد زندگی سے نوازے۔ آمین
(فتح محمد خان ضلعدار کلرک سرگودھا)

ھو الشافی
دانت مت نکلوائیے
رسالہ دانتوں کی حفاظت ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔ اس میں پائیوریا (مانخورہ) کیریز (دانتوں کے گھن) اور درد دانت کا مفصّل علاج وغیرہ درج ہے۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ
فون ۲۰۶ / ۲۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزم سید سلیم احمد شاہ کی وفات اور درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

ہمارے ماموں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم سید سلیم احمد شاہ ایک لمبی تکلیف دہ بیماری کے بعد بتاریخ ۷، اپریل ۱۹۷۶ء اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۳ مارچ ۱۹۴۴ء کو قادیان میں پیدا ہوا تھا اور بہت بچپن کے ایام ہی میں شدید بخار کے باعث ذہن اور اعصاب کو مستقل نقصان پہنچ گیا۔ گو چلنے پھرنے اور کسی حد تک مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو گیا لیکن مستقل نگرانی اور دیکھ بھال کا محتاج تھا اور اس کی والدہ یعنی ہماری ممانی جان کو اس کی بیماری کا دکھ اٹھانے کے علاوہ لمبے عرصہ تک اس کی دیکھ بھال پر غیر معمولی محنت اور مشقّت برداشت کرنی پڑی۔ جوں جوں عمر بڑھتی گئی اعصاب میں تناؤ بھی بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ آج سے تقریباً دو سال قبل جبکہ مرحوم کی عمر تیس سال تھی تکلیف اتنی بڑھ گئی کہ مستقلاً صاحبِ فراش ہو گیا۔ باوجود اس کے کہ ہماری ممانی جان خود بھی بہت بیمار تھیں اور ایک دو مرتبہ آپ کا آپریشن بھی ہو چکا تھا مگر آپ نے نہایت ہی جانفشانی اور ایثار کے ساتھ اس صاحبِ فراش بچے کی ہر طرح تیمارداری کی۔ بعض اوقات اس کی دردناک چیخوں سے راتوں کو چالیس چالیس مرتبہ اٹھ کر اُسے سنبھالنا پڑتا لیکن یہ سب تکلیفیں انہوں نے کمال صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیں اور کبھی علاج میں کوتاہی نہ ہونے دی۔ کئی مرتبہ روتے ہوئے دعا کے لئے کہتیں کہ اللہ تعالیٰ یا تو اس بچّہ کو کامل شفا عطا فرمائے یا میری وفات سے پہلے اِسے اُٹھا لے تاکہ اِس دُنیا سے رخصت ہوتے ہوئے مَیں اِس بچّہ کا غم اور فکر نہ لے کر جاؤں۔

آخر اللہ تعالیٰ کی مشیّت پوری ہوئی اور وہ معصوم رُوح اِس دُنیا کے صعوبت خانہ سے آزاد ہو کر اپنے ربِّ کریم کے حضور حاضر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اُس دنیا میں اسے لامتناہی روحانی ترقیات عطا کرے۔ عجیب بات ہے کہ آخری بیماری میں بار بار اپنے مرحوم والد کو یاد کرتا تھا اور پوچھنے پر کہتا تھا کہ اُن کے پاس جانا ہے۔

یہ مختصر نوٹ خاص طور پر ممانی جان کے لئے دعا کی تحریک کے طور پر لکھ رہا ہوں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اُن کو اپنی دردمندانہ دعاؤں میں یاد رکھیں فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

دعائے مغفرت

(مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میری بھانجی عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم ملک صدیق احمد صاحب مرحوم آف دیپالپور (بنت شیخ جان محمد صاحب مرحوم) جو میری بیوی کی بھاوجہ اور میرے پوتے عزیز ملک تنویر احمد صاحب ایم ایس سی کی خالہ اور خوشدامن تھیں تقریباً چار ماہ میو ہسپتال میں بیمار رہ کر مورخہ ۴ اپریل ۱۹۷۶ء کو بعمر قریباً ۶۱ سال وفات پا گئیں، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ اسی روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اخویم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے نمازِ عشاء کے بعد نماز جنازہ پڑھائی اور پھر اُسی وقت ان کی تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی۔

مرحومہ نہایت خاموش طبع، منکسر المزاج، عابدہ و شاکرہ اور صدقہ و خیرات کرنے والی خاتون تھیں۔ بیماری کے ایّام میں اُن کے بیٹوں بیٹیوں اور دیگر عزیزوں نے پوری کوشش اور محنت سے ان کا علاج اور خدمت کی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند کرے۔ آمین

لجنات اماء اللہ توجّہ فرمائیں

تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ میں سروے کر کے فوری طور پر مطلع فرمائیں کہ آپ کی لجنہ کی ممبرات کی تعداد کتنی ہے۔ قرآن مجید ناظرہ کتنی ممبرات جانتی ہیں۔ قرآنِ مجید باترجمہ کتنی ممبرات جانتی ہیں۔ اُردو لکھنا پڑھنا کتنی ممبرات کو آتا ہے اور جو بالکل لکھنا پڑھنا نہیں جانتیں ان کی تعداد سے بھی مطلع فرماویں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام حسن محمود، خالد محمود، عبدالناصر، یوسف، مبارک وغیرہ بدلتا رہتا ہے کے متعلق کئی دفعہ پہلے اعلانات ہو چکے ہیں کہ ٹھگ اور دھوکہ باز ہے۔ اس نے ناظر امور عامہ اور پرائیویٹ سیکرٹری کی مُہریں بنوائی ہوئی ہیں اور خود ہی مختلف احباب کے نام چٹھیاں لکھ لیتا ہے جن میں لکھا ہوتا ہے کہ حامل ہذا کو اتنی رقم مرکز کی طرف سے اور اتنی اپنی طرف سے دے دیں۔ بہانہ بہنوں کی شادی ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ بھی لکھتا ہے کہ باپ وقفِ جدید میں معلم تھا فوت ہو چکا ہے۔ ۱۹۷۳ء کے سیلاب میں گھر کا اثاثہ ضائع ہو گیا۔ غرضیکہ اپنی حالت قابلِ رحم پیش کرتا ہے۔

یہ امر مدِّنظر رہے کہ نظارت امور عامہ یا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا ہرگز یہ دستور اور طریق نہیں کہ کسی کو اِس طرح امداد دینے کے لئے خط لکھے۔ اگر کوئی قابلِ امداد ہوتا ہے تو اس کی براہِ راست یہاں سے امداد کر دی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ آجکل یہ شخص ضلع ساہیوال کی طرف ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو فوراً پولیس کے حوالہ کریں۔ متعدد اعلانات کے باوجود دوست اس کے جھانسہ میں آجاتے ہیں حالانکہ مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ امراء صاحبان یہ اعلان بار بار جماعت میں کریں اور انتظام فرمائیں کہ کوئی فردِ جماعت لاعلمی میں نہ رہے۔

(ناظر امور عامہ)

اِعلانِ نکاح

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ المجید صاحبہ دختر میاں عزیز اللہ صاحب لاہور کا نکاح عزیزم چوہدری ناصر احمد صاحب پسر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور کے ساتھ بعوضِ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۶ء بروز جمعۃ المبارک مسجد دارالذکر لاہور میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔

چوہدری ناصر احمد صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم منشی مولا بخش صاحب مرحوم کے پوتے ہیں) سرے یونیورسٹی (انگلینڈ) میں فزکس کی اعلیٰ تعلیم (پی ایچ۔ ڈی) حاصل کر رہے ہیں۔ عزیزہ امۃ المجید صاحبہ میاں رحمت اللہ صاحب سنوری (پسر حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ) کی نواسی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی برکات کا موجب بنائے۔ آمین

(ڈاکٹر منصور احمد سینئر ریسرچ آفیسر پی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آر لیبارٹریز لاہور)

درخواستِ دُعا

میرے ابّا جان محترم چوہدری عبداللطیف صاحب پروپرائٹر پاؤنیر الیکٹرک کمپنی ملتان کو سکوٹر سے گرنے سے کچھ چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد چوہدری۔ میری لینڈ (امریکہ))

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر الفضل)